لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
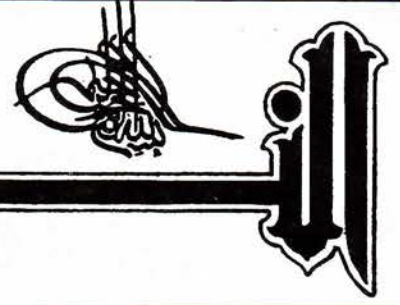
جماعتہائے احمدیہ امریکہ

Sahibzada M. M. Ahmad, in the presence of Hazrat Khalifatul Masih IV, a model of respect and reverence

THE AHMADIYYA GAZETTE IS PUBLISHED BY **THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc,** AT THE LOCAL ADDRESS 31 Sycamore St., Box 226, Chauncey, OH 457
PERIODICALS POSTAGE PAID AT CHAUNC
OHIO 45719. Postmaster: Send address changes to:

THE AHMADIYYA GAZETTE
P. O. BOX 226
CHAUNCEY, OH 45719
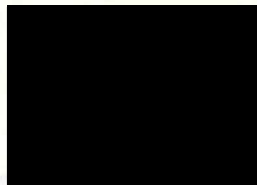
Sahibzada M. M. Ahmad with the members of the National Majlis Aamila and the Presidents of various chapters of USA Jamaat

Sahibzada M. M. Ahmad just before the Namaz Jinaza of Bro. Muzaffar Ahmad of Dayton, Ohio

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۶

۱۸۶۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن ہی تم اپنے بھرپور اجر دیئے جاؤ گے۔ پس جو آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی عارضی منفعت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

جولائی، اگست ۲۰۰۲ء
وفا، ظہور ۱۳۸۱ ہش

نگران
ڈاکٹر احسان اللہ ظفر
امیر جماعت احمدیہ امریکہ

ایڈیٹر
سید شمشاد احمد ناصر

فہرست مضامین

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا اور اس میں یہ دعا کی۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو اور ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے۔ اے ہمارے خدا! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا! تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اول صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اسکے لئے دعا کرے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے اس کی تعریف کی اس پر آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اسکی برائی کی حضورؐ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے تھے عرض کیا حضور کیا واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا۔ جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہوکر فرماتے اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب شروع ہونے والا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت کے متعلق

موت کے متعلق ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"موت سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ مگر خدا کے غضب سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ موت تو بہرحال آنے والی ہے۔"

"موت نہیں ٹلتی مگر جو خدا کے دین کے خادم ہوں۔ اعلائے کلمۃ اللہ چاہتے ہوں اُن کی عمر دراز کی جاتی ہے۔ جو اپنی زندگی کھانے پینے تک محدود رکھتے ہیں اُن کا خدا ذمہ دار نہیں۔

موت مومن کے لئے خوشی کی باعث ہے۔ کیونکہ وہ ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست کے پاس پہنچاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۹۸)

بین الاقوامی شہرت کے حامل، ماہر اقتصادیات، وفادار خادم سلسلہ، امیر جماعت احمدیہ امریکہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

ہزاروں افراد نے بیت مبارک میں آپ کا جنازہ پڑھا اور تدفین میں شرکت کی

ربوہ: 30 جولائی 2002ء۔ آج صبح 10 بجے بیت المبارک میں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بیرونی ممالک اور ربوہ کے علاوہ پاکستان کے دور دراز علاقوں اور آزاد کشمیر سے بھی احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مورخہ 23 جولائی 2002ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے واشنگٹن امریکہ میں 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔

احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد جنازہ میں شمولیت کے لئے بیت المبارک میں صبح نو بجے سے قبل ہی پہنچنا شروع ہو گئی تھی۔ جنازہ کے وقت بیت المبارک کا تمام مسقف حصہ گیلریوں سمیت بھر چکا تھا۔ نیز بیت المبارک کے پختہ صحن اور صحن کے باہر کے لان کے علاوہ بعض احباب بیت المبارک کی بیرونی گرین بیلٹس میں بھی موجود تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا جسد خاکی تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ تو خدام ربوہ نے جنازہ کے گرد ایک دائرہ بنایا اور احباب جماعت منظم طریق پر اور آسانی سے جنازہ کو کندھا دیتے رہے۔

انتہائی اعلیٰ اور پروقار انتظامات کے ساتھ جنازہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں لے جایا گیا۔ آپ کو آپ کی والدہ حضرت سیدہ سرور سلطان جہاں صاحبہ کے قدموں میں (ایک رو نیچے) اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے وقت قطعہ خاص میں خاندان حضرت اقدس مسیح موعود، جماعت کے تمام اہم عہدیدار، خدمت گار اور بزرگان سلسلہ موجود تھے۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس دعا میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت کثیر تعداد میں بہشتی مقبرہ میں موجود تھے۔

امریکہ میں جنازہ

قبل ازیں مورخہ 26 جولائی 2002ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 9 بجے شام بمقام بیت الرحمان واشنگٹن آپ کی نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت امریکہ نے پڑھائی اس جنازہ میں امریکہ بھر سے آئے ہوئے تقریباً دو ہزار احمدیوں نے شرکت کی جس میں کینیڈا کا 150 افراد پر مشتمل وفد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا کی سربراہی میں شامل ہوا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی ایک تعداد بھی جنازہ میں شامل ہوئی۔

جنازہ کی پاکستان روانگی

مورخہ 27 جولائی بروز ہفتہ 8 بجے شام آپ کا جسد خاکی امریکہ سے پی آئی اے کی فلائٹ پر لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ، مکرم ظاہر مصطفیٰ احمد اور دوسرے عزیزان کے علاوہ امریکہ جماعت کا مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک وفد میت کے ساتھ پاکستان آیا ہے:۔ مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نیویارک، مکرم ملک مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب واقف زندگی مقیم واشنگٹن، مکرم اویس باجوہ صاحب نمائندہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے۔

آپ کا جسد خاکی مورخہ 28 جولائی بروز اتوار بارہ بجے شب لاہور پہنچا۔ اور تقریباً دو بجے دارالذکر لاہور پہنچا۔

لاہور میں نماز جنازہ

مورخہ 29 جولائی بروز سوموار ساڑھے آٹھ بجے صبح دارالذکر لاہور میں آپ کا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر انصاراللہ پاکستان نے پڑھایا جس میں لاہور اور گردونواح کے کثیر احباب نے شرکت کی۔

جنازہ کی ربوہ آمد

مورخہ 29 جولائی بروز سوموار دوپہر 12 بجے کے قریب حضرت صاحبزادہ صاحب کا جسد خاکی ربوہ پہنچا۔ احباب جماعت کے دیدار کے لئے آپ کا جسد خاکی گیسٹ ہاؤس احاطہ قصر خلافت میں رکھا گیا تھا۔

دیدار کے لئے لوگوں کی آمد

29 جولائی بروز سوموار بعد دوپہر 5 بجے سے احباب جماعت نے آپ کا آخری دیدار شروع کیا

مردوں نے لمبی لمبی قطاروں میں رات گئے تک آپ کا آخری دیدار کیا۔ اس موقعہ پر احباب کے لئے کرسیوں اور ٹھنڈے پانی کا انتظام تھا۔ رات گیارہ بجے تک دیدار ہوا اور پھر منگل کی صبح بعد نماز فجر سے 9 بجے صبح تک آپ کے آخری دیدار کے لئے احباب

تشریف لاتے رہے۔

انتظامات پر ایک نظر

آخری دیدار اور جنازہ کے لئے انتہائی احسن انداز میں انتظامات کئے گئے۔ خدام ربوہ نے سینکڑوں کی تعداد میں مختلف ڈیوٹیوں میں حصہ لیا جن میں سیکیورٹی، کار پارکنگ، سائیکل وموٹر سائیکل پارکنگ، وقارِعمل، مہمان نوازی، جنازہ روانگی کے انتظامات اور اعلانات وغیرہ شامل تھے۔ اطفال کی ایک بڑی تعداد نے پانی پلانے کے انتظامات کئے۔

مہمانوں کی آمد کی وجہ سے دارالضیافت میں کھانے کا وسیع انتظام کیا گیا تھا۔ معزز مہمانوں کی رہائش کا انتظام مختلف گیسٹ ہاؤسز میں کیا گیا جن میں خدام اور اطفال نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا سوانحی خاکہ

☆حضرت مسیح موعود کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مورخہ 28 فروری 1913ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔

☆ آپ کی ابتدائی تعلیم وتربیت قادیان میں ہوئی۔ بزرگان سلسلہ کے زیرسایہ پروان چڑھے۔

☆ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے لئے 1933ء میں انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے پہلے پوتے تھے جو بیرون ملک حصول علم کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعود نے بیرون ملک روانگی کے موقع پر خصوصی نصائح فرمائیں۔ انگلستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم پائی اور آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔

☆26/دسمبر 1938ء کو بیت النور قادیان میں حضرت مصلح موعود نے اپنی بیٹی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کا نکاح آپ کے ساتھ پڑھا۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بطن سے ہیں۔ آپ کی اولاد نہیں تھی آپ نے مکرم ظاہر مصطفیٰ احمد ابن مکرم ناصر محمد سیال صاحب کو بیٹوں کی طرح پالا اور پروان چڑھایا۔

☆برطانیہ سے واپسی پر آپ نے تقسیم برصغیر سے قبل انڈین سول سروس کا آغاز کیا۔ آپ بطور افسر مال سرگودھا اور ملتان میں تعینات رہے۔ پھر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ اور ڈپٹی کمشنر میانوالی رہے۔

☆تقسیم برصغیر کے ایام میں ہجرت کے دوران آپ کو جماعت کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔

☆ آپ مغربی پاکستان میں فنانس سیکرٹری اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے عہدوں پر متعین رہے۔

☆صدر پاکستان فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان نے آپ کو ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر کیا۔ صدر ایوب خود چیئرمین تھے۔ اس عہدے پر آپ کو گراں قدر ملی خدمات کی توفیق ملی۔ پاکستان کا پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم اور ان سے نکلنے والی نہروں کے عظیم منصوبے شروع ہوئے۔

☆صدر پاکستان جنرل یحییٰ خان کے دور حکومت میں آپ صدر کے اقتصادی امور کے مشیر رہے۔ یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر تھا۔

☆72-1971ء کا وفاقی بجٹ آپ نے پیش کیا۔ جسے ملک کے دگرگوں سیاسی ومعاشی حالات میں ایک کارنامہ قرار دیا گیا۔

☆15/ستمبر 1971ء کو CDA کے ملازم محمد اسلم قریشی نے آپ پر اسلام آباد میں قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال داخل کروایا گیا۔ دیگر شخصیات کے علاوہ صدر پاکستان آپ کی خیریت دریافت کرنے گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

☆1972ء میں آپ ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے۔ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری تعینات رہے۔ یہاں سے آپ 1984ء میں ریٹائر ہوئے۔

☆1978ء میں لندن میں ہونیوالی کسر صلیب کانفرنس میں آپ نے اپنا مقالہ پڑھا۔

☆1989ء میں آپ امیر جماعت احمدیہ امریکہ مقرر ہوئے اور تادم آخر اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ کے دور امارت میں جماعت امریکہ نے غیر معمولی ترقیات حاصل کیں۔ مرکزی بیت الذکر بیت الرحمٰن کی تعمیر، دیگر بیوت الذکر و مشن ہاؤسز کی تعمیر، انٹرنیٹ پر جماعتی ویب سائٹ، MTA ارتھ اسٹیشن کا قیام، نمائش اور MTA سٹوڈیو، جلسہ سالانہ پر لنگر خانہ کا اجراء، جلسہ سالانہ امریکہ کی کارروائی MTA پر براہ راست نشر ہونی شروع ہوئی۔ مالی قربانی میں امریکہ صف اول کا ملک بن گیا۔

☆آپ کے دور امارت میں حضور انور نے 1989ء، 1991ء، 1994ء، 1996ء، 1997ء اور 1998ء میں امریکہ کے دورے فرمائے۔

☆پاکستان کے بارہ میں پریسلر ترمیم کے خاتمہ کے لئے امریکی سینیٹر براؤن کی ترمیم جو کہ براؤن ترمیم کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس حوالے سے آپ نے گراں قدر ملی خدمت سرانجام دی جس پر صدر اور وزیراعظم پاکستان کی طرف سے پاکستان کی امریکہ میں سفیر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

☆جلسہ سالانہ امریکہ 2001ء میں بھی آپ نے افتتاحی واختتامی خطابات کئے۔

☆2002ء میں آپ بیماری کی وجہ سے متعدد بار واشنگٹن ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

☆ مورخہ 23/جولائی 2002ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح ساڑے نو بجے اور امریکی وقت کے مطابق 22/جولائی کی شب رات ساڑھے گیارہ بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرکے اپنے خالق حقیقی سے جاملی۔

☆آپ نے 89 سال، چار ماہ اور تیئس دن کی عمر پائی۔ اس لحاظ سے آپ خاندان حضرت مسیح موعود کے مردوں میں اب تک سب سے لمبی عمر پانے والے وجود ہیں۔

☆مورخہ 30/جولائی 2002ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

متعدد مشن ہاؤسز و بیوت الذکر کے علاوہ امریکہ کی مرکزی بیت الذکر "بیت الرحمٰن" آپ کے دور میں تعمیر ہوئی

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کی جماعتی خدمات

آپ کے دورِ امارت میں جماعت امریکہ مالی قربانی میں صفِ اوّل کے ممالک میں شامل ہوگئی

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب خداتعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے۔ آپ کو مختلف اوقات میں کئی جہتوں سے جماعت کی خاموش اور اعلانیہ خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ آپ کئی جماعتی کمیٹیز کے ممبر اور سربراہ رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1986ء میں بیرون پاکستان صد سالہ جوبلی منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی قائم فرمائی تھی۔ اس سنٹرل کمیٹی کے آپ چیئر مین دوم مقرر ہوئے۔ یہ کمیٹی 1989ء تک کام کرتی رہی۔ امریکہ میں آپ کو کئی پہلوؤں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔لیکن آپ کی خدمات دینیہ کا ایک اہم سلسلہ 1989ء میں شروع ہوا جب آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ امریکہ کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ اس منصب جلیلہ پر تادم آخر فائز رہے۔

آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مختلف میدانوں میں ترقی اور کامیابی کے کئی سنگ میل طے کئے۔ مشن ہاؤسز کی خرید، تعمیر، نئی بیوت الذکر کے قطعات اراضی کی خرید اور ان کی تعمیر، بعض بیوت الذکر میں توسیع اور تعمیر نو کے ساتھ ساتھ جماعت امریکہ مالی قربانی میں دنیا کے صف اول کے ممالک میں شامل ہوگئی۔ آپؐ کے دور میں جماعت امریکہ میں ہونے والی ترقیات کی چند جھلکیاں پیش ہیں:۔

مرکزی مقام بیت الرحمٰن کی تعمیر

جماعت کی اجتماعی تقریبات کے لئے جماعت امریکہ کے پاس کوئی وسیع مرکزی بیت الذکر نہ تھی۔ واشنگٹن مشن ہاؤس جماعت کی وسعت کے لحاظ سے ناکافی ہوگیا تھا۔ چنانچہ آپ کے دور امارت کا ایک عظیم کارنامہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مرکزی بیت الذکر "بیت الرحمٰن" کی تعمیر ہے۔ سلور سپرنگ میری لینڈ میں تعمیر ہونے والی "بیت الرحمٰن" کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14/اکتوبر 1994ء کو فرمایا۔ اب جماعت احمدیہ امریکہ کی تقریباً تمام اہم مرکزی تقریبات یہاں منعقد ہوتی ہیں۔ اور جماعت کے مرکزی دفاتر بھی یہاں قائم ہیں۔

مالی قربانی میں مسابقت

آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی کی جس کے نتیجہ میں مالی قربانی میں امریکہ دنیا بھر کے ممالک میں صف اول کا ملک بن گیا۔ چنانچہ 1996ء میں امریکہ وقف جدید میں دنیا بھر میں اول اور تحریک جدید میں دوم رہا جب کہ 1997ء وہ سال ہے جب امریکہ تحریک جدید اور وقف جدید دونوں میں دنیا بھر کے ممالک میں اول رہا۔

نئے مشن ہاؤسز کی خرید و تعمیر

جماعت امریکہ کی ترقیات اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اس میدان میں بھی آپ کے دور میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور 2001ء تک امریکہ کے مشن ہاؤسز کی تعداد تقریباً 40 ہو چکی تھی۔ جماعت کے اولین مشن شکاگو کی پرانی بیت الصادق کی از سرِ نو تعمیر ہوئی جس کا افتتاح حضور انور نے 23/اکتوبر 1994ء کو فرمایا۔ متعدد مقامات پر نئے مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کی تعمیر ہوئی۔ قطعات اراضی خریدے گئے ہیں اور تعمیر کا کام زیر کارروائی ہے۔ جن میں سان فرانسسکو، پورٹ لینڈ، ڈیلس ٹیکساس، بوسٹن مشن ہاؤس کی تعمیر، اولڈ برج نیوجرسی مشن ہاؤس، البنی مشن ہاؤس نیویارک، سان ہوزے مشن ہاؤس کیلی فورنیا، میامی فلوریڈا، فلاڈیلفیا، ڈیٹرائیٹ، کولمبس اوہایو، ہیوسٹن، ورجینیا میں قطعہ اراضی اور شکاگو میں نئی عمارت وغیرہ۔ ان میں بعض پر کام جاری یا مکمل ہو چکا ہے۔

متفرق سنگ میل

لنگر خانہ کا اجراء:

آپ ہی کے دور امارت میں 1992ء میں پہلی بار جلسہ سالانہ امریکہ (منعقدہ نیویارک) میں لنگر خانہ کا نظام جاری ہوا جو اب بڑی کامیابی کے ساتھ ہر سال جلسہ پر جاری ہے قبل ازیں بازار سے تیار شدہ کھانا استعمال ہوتا تھا۔

نمائش:

جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائش کا قیام ہوا۔

MTA ارتھ اسٹیشن:

جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے تعاون سے MTA ارتھ اسٹیشن کا قیام بیت الرحمٰن کے ساتھ ہوا جس کا افتتاح حضور انور نے 14/اکتوبر 1994ء کو فرمایا۔ ارتھ اسٹیشن سے MTA کی نشریات مختلف ممالک تک پہنچائی جاتی ہیں۔

جماعتی ویب سائٹ:

1995ء میں جماعت احمدیہ کی انٹرنیٹ پر ویب

سائٹ امریکہ سے قائم ہوئی اور حضور انور کا خطبہ، ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام، جماعتی تعارف اور دیگر بہت سی دینی معلومات کا انٹرنیٹ پر اجراء ہوا۔

MTA سٹوڈیو:

1996ء میں امریکہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو کا قیام ہوا۔

جلسہ سالانہ کی نشریات:

آپ ہی کے دور میں جلسہ سالانہ امریکہ کی کارروائی براہ راست MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہونی شروع ہوئی۔

حضور انور کے دورے

حضرت صاحبزادہ صاحب کو یہ اعزاز اور خوش قسمتی بھی نصیب ہوئی کہ آپ کے دور امارت میں حضور انور نے امریکہ کے متعدد دورے فرمائے۔ چنانچہ حضور انور 1989ء، 1994ء، 1997ء اور 1998ء میں امریکہ تشریف لے گئے۔

فتح وظفر کی بشارتیں

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو یہ سعادت اور اعزاز حاصل ہے کہ حضور انور کو کئی رؤیا وکشوف میں آپ کا وجود دکھائی دیا گیا۔ جس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی فتح وظفر اور ترقیات سے تعبیر فرمایا۔

بقیہ صفحہ ۶

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے درجات بلند کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کے فیض کو جاری رکھے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کی نصیحت

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حضرت مصلح موعود کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میری ساری عمر حضور کے التفات کے سایہ تلے گزری۔ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے یورپ کے سفر کے موقعہ پر حضور نے خط میں بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں۔ ان میں سے ایک جس نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا وہ تھی جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیت "ان العزة للّٰہ جمیعا" کہ تمام عزتوں کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کا ذکر فرمایا۔

انگلستان سے واپسی پر میں نے گورنمنٹ سروس اختیار کر لی اور میری شادی حضور کی صاحبزادی سے قرار پائی۔ حضور نے میری بیوی کو نصیحت فرمائی کہ مظفر تو گورنمنٹ کا ملازم ہے مگر تم نہیں ہو۔ غریب اور مساکین سے ملو مگر کبھی کسی کی دنیاوی حیثیت کی وجہ سے انہیں ملنے مت جانا۔ جلد ہی انہیں اس امتحان سے گزرنا پڑا جب فنانشل کمشنر صاحب اپنی بیگم کے ہمراہ سرگودھا دورہ پر تشریف لائے۔ تمام افسران کی بیگمات نے فنانشل کمشنر صاحب کی بیگم کی ملاقات کے لئے ان کی رہائش گاہ پر حاضری دی اور باوجود ان کے اصرار کے میری بیوی نے جانے سے انکار کر دیا۔ بعد میں فنانشل کمشنر صاحب کی بیگم صاحبہ نے ڈپٹی کمشنر کی بیگم تک کو چھوڑتے ہوئے خاص طور پر میری بیگم کو علیحدہ چائے کی دعوت پر بلایا اور خاص طور پر پردہ کا اہتمام کیا گیا۔ سرگودھا کے افسران کے حلقہ میں اس پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا گیا اور بار بار یہ سوال کیا گیا کہ آیا میری بیوی کی فنانشل کمشنر کی بیگم سے پہلے سے کوئی شناسائی ہے جس پر میری بیوی نے انہیں بتایا کہ نہیں کوئی ایسی بات نہیں بلکہ وہ تو پہلی مرتبہ انہیں ملی ہیں۔

(الفضل 16 فروری 2000ء)

ایم ایم احمد کی آواز میں فتح وظفر کی بشارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 6 نومبر 84ء میں فرماتے ہیں۔

جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض راتیں شدید کرب میں گزریں تو صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے بڑی شوکت کے ساتھ الہاماً فرمایا "السلام علیکم" اور یہ آواز بڑی پیاری روشن اور کھلی آواز تھی جو مرزا مظفر احمد صاحب کی معلوم ہو رہی تھی یعنی یوں لگ رہا تھا جیسے انہوں نے میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے باہر سے ہی السلام علیکم کہنا شروع کر دیا ہے اور داخل ہونے سے پہلے السلام علیکم کہتے ہوئے کمرے میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تو خیال بھی نہیں تھا کہ یہ الہامی کیفیت ہے کیونکہ میں پوری طرح جاگا ہوا تھا لیکن اس وقت جو ماحول تھا اس سے تعلق کٹ گیا تھا۔ میرا فوری ردعمل یہ تھا کہ میں اٹھ کر باہر جا کر ان سے ملوں لیکن اسی وقت یہ کیفیت ختم ہوگئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ السلام علیکم کا وعدہ دیا گیا ہے بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرما دیا ہے کیونکہ مظفر کی آواز میں السلام علیکم پہنچانا یہ ایک بہت بڑی اور دوہری خوشخبری ہے۔ پہلے بھی ظفر اللہ خاں ہی خدا تعالیٰ نے دکھائے اور دونوں میں ظفر ایک قدر مشترک ہے۔

(روزنامہ الفضل 26 دسمبر 98ء)

مرزا مظفر احمد میرے گلے لگ گئے

حضور انور کا ایک ایمان افروز رویا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سفر یورپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک موقع پر بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر میں نے اپنے رب سے عرض کیا- اے خدا میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے- میرا ذہن قطعاً خالی پڑا ہے- تو نے جماعت کے لئے جو توقعات پیدا کر دی ہیں وہ میں نے تو پیدا نہیں کیں-

جماعت احمدیہ کے امام کو دنیا ایک خاص نظر سے دیکھنے آتی ہے اور ایک توقع کے ساتھ اس کا جائزہ لیتی ہے- جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تو اس پر پورا نہیں اتر سکتا- اس لئے اے خدا! تو ہی میری مدد فرما- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنی غیر معمولی مدد فرمائی کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں خود نہیں بول رہا کوئی اور طاقت بول رہی ہے میرے ذہن میں از خود مضمون آتے چلے جا رہے تھے-

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک خوف پیدا ہوا کہ اگر اللہ کی تائید ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے چھوڑ دے تو جس مقام پر اس نے فائز فرما دیا اور دنیا کی توقعات بلند کر دیں اس مقام سے تو میں ایسا گروں گا کہ لوگوں کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ یہ کون شخص ہے جو اب سامنے آیا ہے' اس سے پہلے تو کوئی اور وجود تھا- چنانچہ بڑی گھبراہٹ اور پریشانی میں میں نے دعا کی اے خدا! تو وہ نہ بن کہ رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے تو نے فضل فرمایا ہے تو پھر ساتھ رہ اور ساتھ ہی رہ اور کبھی نہ چھوڑ-

اسی رات میں نے ایک خواب دیکھی اور اس سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس سارے سفر کو کامیاب کرے گا اور مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا - یعنی جماعت کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا - میں نے خواب میں دیکھا کہ (بیت) بشارت سپین کے صحن میں میرے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آ کر مجھے گلے لگا لیتے ہیں اور پھر چھوڑتے ہی نہیں - میں حیران کھڑا ہوں مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے - انسان سمجھتا ہے کہ اب ملاقات کافی لمبی ہوگئی ہے - اب بس کریں - لیکن وہ چمٹ جاتے ہیں اور چھوڑتے ہی نہیں - اسی حالت میں خواب ختم ہوگئی -

صبح اٹھ کر مجھے یاد آیا کہ میں نے تو یہ دعا کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سفر کو بابرکت کرے گا بلکہ باقی ساری زندگی کو بھی بابرکت کرے گا - دنیا کو جماعت سے جو توقعات ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ان کو پورا کریں گے - یہ ''ہم'' کا صیغہ میں اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ وہاں ایک شخص مرزا طاہر احمد مراد نہیں تھا - میری دعائیں نہ اپنی ذات کے لئے تھیں نہ ایک وجود کے لئے تھیں - میری دعائیں تو اس جماعت کے لئے تھیں جو حضرت مسیح موعود (-) کی غلامی میں آج اللہ کی صفات کا مظہر بنی ہوئی ہے - اس جماعت سے جو توقعات ہیں وہی اس کے خلیفہ سے ہوتی ہیں اس سے الگ توقعات تو نہیں ہوا کرتیں - پس میں اس خوشخبری کو ساری جماعت کے لئے سمجھتا ہوں -

(الفضل 8 مارچ 1983ء ص 2)

چند زرّیں نصائح

۱۱ر نومبر ۱۹۳۸ء جامعہ احمدیہ ۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ ۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولایت سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں ایک دعوتِ چائے دی گئی تھی ۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی شمولیت فرمائی ۔ ایڈریس اور جواب ایڈریس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مبسوط تقریر فرمائی ۔ جس میں حضور نے مبلغین سلسلہ کے متعلق جماعت پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی اور بالآخر حضور نے اپنے بچوں کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں :-

---

مَیں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو خصوصاً اور دوسرے احباب کو عموماً یہ نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ ملک اور قوم کے قانونی وجود کو سمجھیں ۔ آرام سے بیٹھے رہنے اور اعتراض کرنے سے قومیں ترقی نہیں کرتیں ۔ نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں اور مبلغین کی قربانیوں کی قدر نہیں کرتے ۔ ان کے نزدیک گویا یہ لوگ ان کے باپ دادوں کا قرضہ اتار رہے ہیں ۔ وہ اپنی نادانی سے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ ہمارا ہی کام کر رہے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی مثال اس عورت کی سی ہے ۔ جو ایک اور عورت کے گھر آٹا پیسنے کے لئے گئی ۔ اس نے اس سے چکّی مانگی ۔ گھر کی مالکہ نے اسے چکّی دے دی ۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ رات آٹا پیستے پیستے تھک گئی ہوگی اور اس کی مدد کروں ۔ چنانچہ اس نے اسے کہا کہ بہن تم تھک گئی ہوگی ۔ تم ذرا آرام کر لو مَیں تمہاری جگہ چکّی پیستی ہوں ۔ وہ عورت چکّی پر سے اُٹھ بیٹھی اور اِدھر اُدھر پھرتی رہی ۔ اچانک اس کی نظر ایک رومال پر جا پڑی ۔ جس میں روٹیاں تھیں ۔ اس نے وہ رومال کھولا ۔ اور گھر

کی مالکہ کو کہا۔ بہن تو میرا کام کرتی ہے تو مَیں تیرا کام کرتی ہوں۔ اور یہ کہکر اس نے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تو بعض لوگ اس قسم کی روح ظاہر کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ مبلّغ کا شکریہ ادا کریں اور اس کی قربانیوں کی قدر کریں وہ ان پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ گویا وہ مبلّغ ان کے باپ دادے کا قرضدار تھا۔ اور اب وہ قرضہ ادا کر رہا ہے اور اگر اس نے قرضہ کی ادائیگی میں ذرا بھی سُستی دکھائی تو اس کے گلے میں پٹکہ ڈال کر وصول کر لیا جائے گا۔ اس قسم کے اعتراضات کرنے والے بڑے بے شرم ہیں وہ یہ دیکھتے بھی نہیں کہ یہ ہمارا حق ادا کر رہا ہے اور جس کام کی ذمہ واری اللہ تعالےٰ نے ہم پر رکھی ہے۔ اسے یہ سرانجام دے رہا ہے۔ وہ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہوتے ہیں اور اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگ قومی شخصیت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے صرف فردی شخصیت کو سمجھتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کے ان لوگوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور اس کی اصل حقیقت سے واقف ہونا چاہیئے۔

ان ایڈریسوں میں ہمارے بچوں کے آنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جسمانی طور پر بچوں کا آنا بے شک خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ اور اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ مَیں غلط بیانی کروں گا اگر کہوں کہ مجھے ان بچوں کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی۔ دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو ایسے موقع پر خوش نہ ہو۔ باپ یا بھائی یا بیٹے کے آنے کے علاوہ کسی کا کوئی دوست بھی آئے تو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ اس کے دل میں خوشی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ لیکن جس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ اس نے ہم میں ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ کہ صرف جسمانی قرب ہمارے دلوں میں حقیقی راحت پیدا نہیں کر سکتا۔ بے شک ایسے مواقع پر انسان کو خوشی ہوتی ہے۔ اور بہت سا اطمینان بھی انسان حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن پھر بھی درمیان میں ایک پردہ حائل ہوتا ہے۔ جو بعض دفعہ ہمارے قُرب کو بُعد میں تبدیل کر دیتا ہے پس حقیقی خوشی ہمیں اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس پردہ کو بھی دور نہ کیا جائے اس ایڈریس میں مظفر احمد سلمہ ربّہٗ کی آمد اور اس کی کامیابی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مَیں اس موقعہ پر انہیں ان کے ہی ایک قول کی طرف توجّہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے کچھ عرصہ پہلے کہا تھا۔ پہلے وہ زبانی تھا اور اب اس پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے مظفر احمد جب آئی۔ سی۔ ایس میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ نوکری انہیں پسند نہیں تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ استعفےٰ دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا

چاہیئے کہ اسلامی تعلیم یہ نہیں کہ ہم دنیا کو چھوڑ بز دلی سے ایک طرف ہو جائیں۔ ہم دنیا میں جس غرض کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے بحیثیت جماعت ہم پر فرض ہے۔ کہ ہم دنیوی طور پر بھی سلسلہ کے اصولوں کی خوبیاں ثابت کریں۔ اور اگر ہم دنیا کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں تو پھر ہم اپنے اصولوں کی خوبیاں ثابت نہیں کر سکتے۔ پس ہمیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اس رنگ میں بھی دنیا میں اپنے اصول کی خوبیاں ثابت کریں۔ ملازمت کرنا کوئی معیوب امر نہیں۔ بلکہ اگر کوئی شخص بلا وجہ ملازمت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو ایسے آدمی کی قربانی کوئی بڑی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ البتہ وہ شخص جسے سچ بولنے کی عادت ہو اور اس کا طریق کار انصاف پر مبنی ہو۔ اگر اس سے ظلم کروانے اور جھوٹ بلوانے کی کوشش کی جائے۔ اور ایسا شخص نوکری چھوڑ دے تو اس کی قربانی حقیقی قربانی ہوگی۔ کیونکہ اس نے تقوےٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمت کو ترک کیا ہے۔

ایک اور بات یہ بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جب کسی کو کوئی اعلیٰ ملازمت ملتی ہے تو اس میں ایک قسم کا کبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر ایک احمدی کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ ترقی ملنے سے بعض لوگوں میں کبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ غریبوں سے ملنا عار سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت انسانیت سے بھی جاتے رہتے ہیں۔ پس پہلی ذمہ داری جو اُن پر عائد ہوتی ہے۔ وہ احمدیت کی ہے۔ احمدیت کا کام ساری دنیا میں انصاف قائم کرنا ہے۔ اور پھر ایک احمدی دوسرے احمدی کا روحانی رشتہ دار ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے محبت اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے۔ تم جب ایک احمدی سے ملو تو تمہیں ایسی ہی خوشی حاصل ہو۔ جیسے اپنے بھائی سے ملتے وقت ہوتی ہے۔

لیکن چونکہ بعض ادنےٰ درجہ کے لوگ اخلاقِ فاضلہ کو چھوڑ کر ناجائز فائدہ کے حصول کی بھی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے میری نصیحت یہ ہے کہ ایسے مواقع پر ہمیشہ اپنی ذمہ داری کو ملحوظ رکھو۔ اور انصاف سے کام لو۔ اور ایسی سفارشوں سے اپنے کانوں کو بہرا رکھو۔ ایک اور بات ان کو یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر قوم اپنے ماحول میں ترقی کرتی ہے۔ دوسروں کے ماحول میں ترقی نہیں کر سکتی۔ جو شخص دوسروں کے ماحول کو لے کر ترقی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہو جاتا ہے

ہو کے منصور و مظفر چل بسا

چل بسا مرزا مظفر چل بسا
چل بسا وہ دائمی گھر چل بسا

کامرانی جس کے مضمر نام میں
ہو کے منصور و مظفر چل بسا

عشق کے دریا میں تھا جو مثلِ موج
بحرِ دل کا وہ شناور چل بسا

خدمتیں جس کی سدا تابندہ تر
تاباں و رخشندہ گوہر چل بسا

تند طوفانوں سے گزرا کامیاب
وہ تلاطم کا شناور چل بسا

باغ احمد کا مہکتا پھول وہ
بن کے غنچۂ وہ گلِ تر چل بسا

دورِ حاضر کا وہ اک مردِ عظیم
غرب سے وہ فخرِ خاور چل بسا

بے کسوں کا غمگسار و درد مند
بے نواؤں کا وہ یاور چل بسا

منزل ہستی کا متلاشی تھا وہ
سوئے منزل گھوم پھر کر چل بسا

لاجرم تھا ماہرُالاقتصاد
تھی ''معیشت'' جس کو ازبر چل بسا

علم کے زیور سے وہ آراستہ
علم کا پہنے وہ زیور چل بسا

اس کا جام مرگ ہے جام حیات
زندۂ جاوید ہو کر چل بسا

زندگی ہے جس کی بعد الموت بھی
موت پہ خنجر چلا کر چل بسا

احمدیت کا وہ فرزندِ جلیل
دیں کا وہ رخشندہ گوہر چل بسا

مرکزی نقطہ رضا مولا کی تھی
گھومتا وہ گرد محور چل بسا

بادشہ دل کا مگر مردِ فقیر
وہ درِ حق کا گداگر چل بسا

مثل ساقی تھا وہ اپنی بزم میں
بادۂ الفت لٹا کر چل بسا

جس کی ہر موجِ نفس تھی ''البلاغ''
کہہ کے وہ ''اللہ اکبر'' چل بسا

عبدالسلام اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عالی دماغ تھا نہ رہا

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

پاکستان کی تاریخ میں جن گنے چنے نامور اشخاص نے اپنے اپنے میدان میں نیک نامی اور قومی غیرت اور بے لوث خدمات کا ورثہ پیچھے چھوڑا ان میں سے تین کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا۔ تینوں اپنے اپنے میدان کے مرد تھے، سیاست اور تدبر میں سر ظفر اللہ خاں، سائنس میں ڈاکٹر عبد السلام اور اقتصادیات میں ایم ایم احمد! پہلے دو، پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے کل ایم ایم احمد کی سناؤنی بھی آ گئی! کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام!

ایم ایم احمد کا پورا نام مرزا مظفر احمد ہے۔ آپ حضرت بانیء سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ تقسیم ہند سے قبل آئی سی ایس میں شامل ہوئے۔ تقسیم ملک کے وقت سیالکوٹ کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ پھر رفتہ رفتہ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے ترقی کے زینے طے کرتے ہوئے مرکزی حکومت میں سکرٹری فنانس، پھر ڈپٹی چئیر مین پلاننگ کمشن۔ پھر چئیر مین پلاننگ کمیشن، پھر مشیر خزانہ اور پھر وزیر خزانہ کے مؤقر عہدوں پر فائز رہے اور ہر رنگ میں قومی خدمات سرانجام دیں۔ استاذی المحترم کنور ادریس نے اپنے کالم میں لکھا ہے کہ ''ایم ایم احمد اقتصادیات کے آدمی نہیں تھے مگر ان کے تجربہ نے انہیں اس میدان میں وہ کمال عطا کر دیا تھا کہ اقتصادیات کے معاملہ میں ان کی رائے پتھر کی لکیر سمجھی جاتی تھی۔'' سرکاری ملازمت سے بڑے وقار سے سبک دوش ہوئے تو عالمی بنک میں اونچے عہدے پر سرفراز کئے گئے۔ امریکہ کی جماعت احمدیہ کی امارت کے فرائض ساتھ ساتھ انجام دیتے رہے۔ شہرت اور نام و نمود کی خواہش کبھی نہ کی۔ نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا! ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھا۔ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کسی رو رعایت کے روادار نہ تھے اسی لئے بعض حلقوں میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے بھی دیکھے گئے مگر سب لوگ، کیا ان کے ماتحت کیا ان کے افسر، ان کی محنت، ان کی لگن، بردباری اور اصول پرستی کے معترف رہے۔ یہی اوصاف ہماری نوکر شاہی میں مفقود ہیں اور ایم ایم احمد انہی اوصاف سے متصف تھے۔ قدرت اللہ شہاب جیسے متعصب سرکاری افسر نے اعتراف کیا ہے کہ جہاں کوئی ڈکٹیٹروں کے سامنے کھڑا ہو کر ایک لفظ نہیں کہہ سکتا تھا وہاں یہ کھڑے ہو سکتے تھے اور اپنے دل کی بات کہہ سکتے تھے اور اپنے دل کی بات وہی صاف طور سے کہہ سکتا ہے جس کا ضمیر صاف اور مطمئن ہو۔ ایم ایم احمد قلبِ مطمئنہ کی دولت سے مالا مال تھے۔ نام و نمود سے دور بھاگنے کی ایک مثال تو ہم نے خود دیکھی۔ پنجاب کے ایک آئی جی پولیس ہمارے اچھی جان پہچان کے تھے۔ جب عزیزی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی کو پنجاب پولیس نے گرفتار کیا تو ہم نے سویڈن سے ان آئی جی پولیس کو فیکس دیا کہ ''

میاں شاباش جوکام ضیاء الحق نہ کر سکا وہ تمہاری پولیس نے کر دکھایا'' ۔ان کا معذرت خواہانہ فیکس آیا اس میں لکھا تھا کہ ان کی گرفتاری میں پولیس کا کوئی قصور نہیں کوئی اور عوامل تھے جن کی وجہ سے ایسا ہؤا۔ پنجاب پولیس کی مستعدی تو دیکھو کہ ایم ایم احمد ''مرحوم'' کے بھتیجے کے اغوا کرنے والوں کو اس نے کس طرح جہنم واصل کیا تھا۔ میں نے آئی جی پولیس کو پھر فیکس دی کہ آپ نے ایم ایم احمد کو مرحوم لکھ دیا حالانکہ وہ اللہ کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور امریکہ کی جماعت احمدیہ کے امیر ہیں اس لئے ایم ایم احمد کے باب میں آپ کی ''پولیس رپورٹ'' غلط ہے۔ آئی جی صاحب کا انتہائی ندامت کا خط آیا کہ مدتوں سے انہوں نے ایم ایم احمد کا نام ہی خبروں میں نہیں سنا تھا اس لئے غلط فہمی ہوگئی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایم ایم احمد اتنی خاموشی سے کام کرتے تھے کہ بڑے بڑے لوگوں کو ان کے بارہ میں معلوم نہیں ہو پاتا تھا۔یہ خاموشی ان کے ساتھ خاص تھی ورنہ ہماری نوکر شاہی کا طرہ یہ تھا کہ کام کم کرتے تھے اپنی پبلسٹی زیادہ کرتے تھے۔

سرکاری افسروں والی اکڑفوں بھی ان میں نہیں تھی کہ ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ تک بھی جائیں تو اردلی اردل میں بھاگتا ہؤا اور آگے آگے ہٹو بچو کرتا ہؤا چلے۔سیدھے سبھاؤ اپنی حفاظت کے رکھ رکھاؤ سے بے نیاز رہتے تھے اسی لئے تو اس بد بخت اسلم قریشی کو ان پر قاتلانہ حملہ کا موقع مل گیا تھا۔اس وقت بھی وہ لفٹ میں اکیلے تھے وہ انہیں اکیلا دیکھ کر ان کے ساتھ لفٹ میں سوار ہوگیا۔کوئی اور سرکاری افسر ہوتا تو جھڑک کر اسے لفٹ سے اتار دیتا کہ'' یہ لفٹ سینئر سرکاری افسروں کے لئے مختص ہے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' مگر ایم ایم احمد کی دینی تربیت آگے آگئی کہ سب انسان برابر ہیں کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں۔اس لئے انہوں نے اس سے کچھ نہیں کہا۔ لفٹ میں اس بد بخت نے عقب سے ان پر چاقو سے قاتلانہ حملہ کیا۔اس مردِ مومن کے حواس قائم رہے حملہ آور کا ہاتھ یوں پکڑا کہ اسے دوسرا وار کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ لفٹ نیچے پہنچی تو خون میں لت پت تھے مگر ہوش وحواس بجا تھے حملہ آور کو دوسروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور اس طرح اس بد بخت کا وار مہلک ثابت نہ ہؤا۔گردہ بہت بری طرح مجروح ہوگیا تھا مگر اللہ نے فضل کیا آپ صحت مند ہو کر پھر اپنے فرائض منصبی میں مشغول ہوگئے۔جسے اللہ رکھے اور کون چکھے!

ہم نے پہلی بار ایم ایم احمد کو جانا تو اس وقت وہ پنجاب کے ایڈیشنل چیف سکرٹری تھے۔ہم ان کے والد گرامی حضرت مرزا البشیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت کررہے تھے۔ایم ایم احمد کو لاہور سے اپنے ابا سے دفتر میں ملاقات کے لئے آنا تھا،ہمیں ارشاد تھا کہ مظفر آئیں تو انہیں انتظار نہ کروایا جائے فوراً اندر بھیج دیا جائے کیونکہ ان کا وقت بہت قیمتی ہے۔میاں مظفر احمد اتفاق سے ایک آدھ منٹ دیر سے پہنچے۔ہم پہلے ہی ان کے منتظر تھے پوچھنے لگے ابا کو انتظار تو نہیں کھینچنا پڑا ناراض تو نہیں؟ ہم نے جواب دیا ناراض تو نہیں بیقرار ضرور ہیں۔ایم ایم احمد نے ہماری اس ''زبان درازی'' پر ہمیں غور سے دیکھا۔ ہم نے فوراً انہیں اندر دفتر میں پہنچا دیا۔السلام علیکم کی آواز گونجی،ہم دروازہ بند کر کے باہر آگئے۔غالباً دفتر میں ایم ایم احمد کی اپنے ابا سے پہلی ملاقات تھی۔اس سے پہلے یا اس کے بعد ہمیں یاد نہیں کہ وہ دفتر میں آ کر ملے ہوں۔حضرت مرزا البشیر احمد صاحب کی یہ بیقراری سب کے لئے تھی کسی کو ربوہ کے باہر سے آنا ہوتا تو بے چین رہتے جب تک آنے والا پہنچ

نہ جاتا، انہیں کسی کل چین نہ پڑتا۔ ربوہ والوں میں سے کسی کا انتظار ہوتا تو کان دروازہ پر لگے رہتے تھے۔

اپنے والد گرامی کے نام دعا کی درخواست کے خط ان کی طرف سے باقاعدگی سے آتے تھے اور جواب بھی باقاعدگی سے جاتا تھا۔ خط کے القاب بھی سیدھے سادے ہوتے تھے "عزیزم مکرم مرزا مظفر احمد سلمہٗ" اور کبھی کبھی ان کی بیگم صاحبہ کے نام بھی ساتھ ہی میں لکھا جاتا "عزیزہ مکرمہ صاحبزادی امتہ القیوم سلمہا"۔ ہمیں عجیب لگتا تھا کہ بیٹے کے ساتھ صاحبزادہ نہیں لکھتے تھے۔ زبان و بیان کی یہ باریکی ہمیں انہیں نے بتائی کہ اپنی اولاد کے لئے خود 'صاحبزادہ' کا لاحقہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ایم ایم احمد کی تربیت جس ماحول میں ہوئی تھی یہ اس کا اثر تھا کہ انہیں دعا پر پورا یقین تھا۔ اس وجہ سے ان کے ہاں اللہ تعالیٰ پر اعتماد بھی بہت تھا۔ ہمارے ہاں کے افسروں کا وطیرہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے کئے پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا پر کچھ نہیں چھوڑتے اس طرح اپنی انانیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ایک سینئر سی ایس پی دوست نے نواب کالاباغ کی جو مغربی پاکستان کے گورنر اور طبعاً بہت جابر حاکم تھے، یہ بات ہمیں سنائی۔ نواب صاحب نے کمشنروں کی کانفرنس میں ان سے نے کہا صاحبزادہ مظفر احمد ہمارے ڈپٹی کمشنر رہے ہیں۔ ہم نے انسانی استطاعت کے مطابق تدبیر کر دینے کے بعد نتیجہ خدا پر چھوڑنا ان سے سیکھا ہے۔ نواب کالاباغ ہمیشہ انہیں صاحبزادہ مظفر احمد کہا کرتے تھے۔

ایم ایم احمد ایسے وقت میں پاکستان کے اقتصادی لحاظ سے اہم عہدوں پر فائز رہے جب مشرقی پاکستان والے مغربی پاکستان والوں کو اور حکومت کو اپنی اقتصادی بدحالی کا ذمہ دار قرار دیتے تھے۔ ادھر پلاننگ کمیشن ایم ایم احمد کے دائرہ کار میں شامل تھا اس لئے کیا کیا باتیں نہ بنتیں کہ مشرقی پاکستان کے استحصال، کی ساری ذمہ داری ایم ایم احمد کی ہے۔ سقوطِ مشرقی پاکستان کے بعد بھی ایم ایم احمد تنقید کا ہدف بنتے رہے مگر حقیقت بہر حال حقیقت ہے۔ اعداد و شمار نے ہمیشہ ایم ایم احمد کی صفائی میں گواہی دی تنقید کرنے والے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ ایم ایم احمد سے بھی کئی لوگوں نے اس قسم کے سوال کئے مگر آپ نے بڑے وقار سے اپنی صفائی پیش کی کسی دوسرے پر الزام نہیں لگایا۔ حالانکہ ہمارے لوگوں کا وطیرہ یہ ہے اپنے کئے کی ذمہ داری بھی دوسروں پر ڈال کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اب تو حمود الرحمٰن کمشن کی رپورٹ الم نشرح ہو گئی ہے اقتصادی استحصال کی ساری باتیں ہوائی باتیں تھیں اور سیاسی لیڈر سیاسی اشکلہ کے طور پر کہتے تھے۔

جب ایم ایم احمد محکمہ خزانہ کے سکرٹری تھے تو ایک روپیہ کا نوٹ ان کے دستخطوں سے جاری ہوا۔ ہم ان کے دادا کے رفیق ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں آبدیدہ پایا۔ پوچھا "خیر باشد"؟ فرمانے لگے بات معمولی سی ہے مگر مجھے غیر معمولی لگتی ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیا ہے کہ میرے مرشد کے پوتے کے نام کا سکہ چل رہا ہے۔ یہ کہہ کر پھر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے یہ محبت کے آنسو تھے۔ ہم نے ایم ایم احمد کو ایک خط لکھا کہ آج ہم نے آپ کے دادا ابا کے ایک ساتھی کی یہ بات آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی ہے۔ بات ذوقی سی ہے مگر ہمیں یہ بات یاد ہے اور یاد رہے گی۔ اسی طرح مدتوں بعد ایک بزرگ کے پاس ایک پھٹا پرانا نوٹ دیکھا جو

انہوں نے سینت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے دیکھتے نہیں اس پر کس کے پوتے کے دستخط ہیں؟ یہ کہہ کر ان کی آواز بھرا گئی۔ پاکستان کے کرنسی نوٹوں پر دستخط کرنے والے تو بے شمار تھے اور ہوں گے مگر یہ عزت کس کو ملے گی؟ کون ان کے دستخطوں سے جاری ہونے والے نوٹ کو سینے سے لگا کر رکھے گا۔ پیسا تو ہاتھ کا میل ہوتا ہے مگر ایم ایم احمد کا جاری کردہ ہاتھ کا میل بھی محبت کرنے والوں کی آنکھ کا سرمہ بن گیا۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ یہ سارا شرف اس خاندان کا ہے جس کی ایک شاخ وہ تھے۔

ہمیں ذاتی طور پر صرف دو ایک بار ان سے ملاقات کا شرف ملا۔ ایک بار تو لاہور میں جب یہ ایڈیشنل چیف سکرٹری تھے۔ ان کے والدِ گرامی کا بھیجا ہوا ایک بند لفافہ تھا جو ہمیں ان کی خدمت میں پہنچانا تھا۔ ہم دفتر میں پہنچے، پی اے کو اپنے نام کی چٹ دی۔ اس نے ہمیں ایک طرف بٹھا دیا کہ صاحب مصروف ہیں۔ ہم نے کہا بھی کہ ضروری خط ہے اور ہمیں واپس جانے کی بھی جلدی ہے مگر صاحب وہ ایڈیشنل چیف سکرٹری کا پی اے تھا اس پر ہماری بات خاک اثر کرتی۔ بیٹھے انتظار کھینچتے رہے۔ اتنے میں ایم ایم احمد اپنے کسی ملاقاتی کو رخصت کرنے دروازہ تک آئے تو ان کی نظر ہم پر پڑی۔ جانتے تھے کہ ہم ان کے ابا کے خادم ہیں۔ باہر چلے آئے پوچھا آپ کب آئے اور کیا کام ہے؟ ہم نے وہ خط ان کے حوالہ کیا اور جواب کا مطالبہ کیا۔ ہمیں اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ چائے پانی کا پوچھا۔ اپنے والد گرامی کا خط پڑھا جواب لکھا بند کیا، ہمارے حوالے کیا اور دروازہ تک ہمیں چھوڑنے آئے۔ پی اے حق دق حیران ہمیں دیکھتا رہا کہ یہ کون شخص ہے اور اس کا اتنے بڑے سرکاری افسر سے کیا تعلق ہے؟

دوسری ملاقات اس وقت ہوئی جب ان کے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ لوگ تعزیت کے لئے حاضر تھے مصافحہ ہو رہا تھا۔ ہماری باری آئی تو ایم ایم احمد نے گیلی آنکھوں سے ہمیں دیکھا اور لپک کر گلے لگا لیا۔ کوئی بات ہم نے کی نہ آپ نے کی۔ ایک ملاقات یہاں امریکہ کی بیت الرحمٰن میں ہوئی۔ نماز کے لئے ہم البیت میں داخل ہوئے تو ساتھ ہی امیر صاحب بھی داخل ہوئے۔ آپ نے ہمیں دیکھا، نظریں ملیں، مصافحہ کیا، لب ہلے، شاید سلام کیا تھا مگر ہم نے الفاظ نہیں سنے۔ ایسی غیر ملفوظ محبتیں ہم نے ان کے سوا دوسروں میں نہیں دیکھیں۔ آنکھوں کی ملائمت سب کچھ کہہ دیتی تھی۔ اگلے روز ان کی بھانجی نے بتایا کہ کل گھر میں آپ کے ربوہ والے مضمون کا ذکر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں نے اس مضمون والے کو بیت الرحمٰن میں دیکھا ہے۔ وہ مضمون برسوں پہلے رسالہ خالد میں پھر الفضل میں دوبارہ چھپا تھا۔ لاہور میں "ہماری بستی کے پچاس سال" والا مضمون بھی ان کی نظر سے گذرا تو تحسین کے الفاظ کہے۔ ایم ایم احمد کو بھی اس بستی سے وہی لگاؤ تھا جو ہم سب کو ہے۔ ان کا وقت موعود امریکہ میں آ گیا۔ بڑی دیر سے علیل تھے، علاج معالجہ کی بھلا ان کے لئے کیا کمی تھی؟ مگر جان تو جان آفریں کے سپرد کرنی ہے، کر دی اور اب ان کی مٹی اسی زمین کو واپس بھیجی جا رہی ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اپنے وطن کی مٹی کو اوڑھ کر سو جائیں گے۔ سو جائیں گے اک روز زمیں اوڑھ کے ہم بھی! تمہاری نیکیاں زندہ تمہاری خوبیاں باقی!!

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

صدر انجمن احمدیہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی المناک وفات پر گہرے رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ آپ 28 فروری 1913ء کو پیدا ہوئے۔ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت ہوئی، گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کے بعد آپ نے آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی پاکیزہ صحبت اور رفاقت حاصل رہی، جن کے ساتھ بچپن ہی سے گہری دوستی کا تعلق تھا۔ انگلستان سے واپس آ کر آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی حیثیت سے وطن عزیز پاکستان میں خدمات کا آغاز کیا۔ بعد میں مغربی پاکستان کے سیکرٹری فنانس ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے علاوہ ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن پاکستان اور صدر مملکت کے اقتصادی مشیر کے طور پر کلیدی خدمات کی توفیق پائی۔

دوران ملازمت آپ کی شہرت ایک فرض شناس، قابل اعتماد، باکردار، بااصول، محنتی اور منکسر المزاج افسر کی تھی۔ اس دوران ملک و قوم اور انسانیت کی بلا امتیاز مذہب و ملت بے لوث خدمت کی۔ راست گوئی اور امانت و دیانت ہمیشہ آپ کا طرۂ امتیاز رہے۔ آپ کو شعبہ اقتصادیات میں خصوصی مہارت اور گہرا تجربہ حاصل تھا۔ چنانچہ ریٹائرمنٹ کے بعد بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے آپ کی خدمات حاصل کیں اور آپ ڈائریکٹر ورلڈ بنک اور ایگزیکٹو سیکرٹری آئی ایم ایف کے وقیع عہدوں پر فائز رہے۔

ایک عرصہ تک بطور نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے کام کرنے کے بعد 1989ء سے آپ

بطور امیر خدمات بجالا رہے تھے آپ کے دورِ امارت میں جماعت امریکہ نے ترقیات کے کئی نئے سنگ میل طے کئے۔ آپ نے اپنی اقتصادی مہارت کا سکہ یہاں بھی منوایا اور امام وقت کی خواہش کے عین مطابق جماعت احمدیہ امریکہ کی مالی قربانیوں میں نہایت عمدہ اور ٹھوس منصوبہ بندی کر کے غیر معمولی وسعت پیدا کی اور امریکہ مالی قربانی کے میدان میں صفِ اول کے ممالک میں شمار ہونے لگا۔ امریکہ میں نئی بیوت الذکر کی تعمیر و توسیع اور نئے مشن ہاؤسز کی خرید کے علاوہ مرکزی بیت الذکر بیت الرحمان کی تعمیر بھی آپ کا ایسا کارنامہ ہے جو جماعت کی تاریخ میں یادر ہے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی دامادی کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کے ساتھ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر منظوم کلام میں اپنی دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو اپنی ''آنکھوں کا تارا'' فرمایا تھا۔ اور بلاشبہ اپنے اخلاق کریمانہ اور عظمت کردار کی وجہ سے آپ جہاں بھی رہے اپنے ماحول کی ہر دلعزیز شخصیت رہے۔ آپ ایک نہایت متقی، دعا گو، عبادت گزار، خدا ترس انسان اور صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والے نافع الناس وجود تھے۔ آپ نہایت مخلص، ایثار پیشہ، فدائی خادم سلسلہ اور وفا شعار مثالی احمدی تھے۔ اعلیٰ ترین دنیوی عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود سادگی، قناعت اور تواضع و انکسار آپ کا شیوہ تھا۔ ہمیشہ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی مثال قائم کر کے دکھائی۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کا تعلق آخر دم تک بڑی وفا کے ساتھ نبھانے کی توفیق پاتے رہے۔ دینی و دنیوی لحاظ سے جدوجہد سے بھرپور اور مصروفیات سے معمور زندگی گذار کر واشنگٹن امریکہ میں خدا کا یہ وفادار بندہ 22 جولائی 2002ء (ساڑھے گیارہ بجے شب) بعمر 89 سال اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔

صدر انجمن احمدیہ آپ کی المناک وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ، آپ کے بھائی صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور ہمشیرہ صاحبزادی امتہ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد احمد صاحب، عزیز ظاہر احمد صاحب نیز جماعت ہائے احمدیہ امریکہ سے دلی تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

شیخ محبوب عالم خالد

صدر صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ

نقل ریزولیوشن 2۔ب/ 25.7.2002 **تحریک جدید**

قرارداد تعزیت بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
از مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

چند ماہ کی علالت کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ واشنگٹن میں 22 جولائی 2002 کو بقضائے الٰہی ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے کر اپنے مالک حقیقی مولائے کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کی ولادت باسعادت 28 فروری 1913 کو ہوئی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، "قمر الانبیاء" حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ حضرت سیدہ امۃ القیوم صاحبہ آپ کے عقد میں آئیں۔ اس طرح آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا داماد ہونے کا شرف عطا ہوا۔ حضرت سیدہ امۃ القیوم صاحبہ کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی ہونے کے ناطے آپ کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بھی ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے۔ آپ نیک، متقی، دیندار اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اپنے اور غیروں میں بہت مقبول تھے۔ غریبوں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے ہمدرد تھے۔ سلسلہ کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے عاشق اور فدائی تھے۔ قیادت کی اعلیٰ صفات بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھیں۔ بہترین منتظم تھے اور اقتصادی اور مالی امور میں بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔

آپ نے مختلف جہتوں سے جماعتی خدمات بجالانے کی سعادت پائی۔ 1989ء سے تا وفات آپ کو جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے امیر کے طور پر تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کے دور امارت میں ہر میدان میں جماعت امریکہ نے غیر معمولی ترقی کی اور بالخصوص مالی لحاظ سے جماعت امریکہ کو غیر معمولی استحکام نصیب ہوا اور جماعتہائے احمدیہ عالمگیر میں ممتاز پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ واشنگٹن میں بیت الرحمٰن کی عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی اور اسی طرح کئی دوسرے مقامات پر بھی بیوت الذکران کے عہد میں تعمیر ہوئیں۔ پاکستان میں جماعت کے ایام ابتلاء میں جماعت کی مشکلات دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔

بطور ممبر مجلس تحریک جدید، چیئرمین ثانی انٹرنیشنل صد سالہ جوبلی منصوبہ کمیٹی، ممبر شوریٰ سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے علاوہ دیگر کئی حیثیتوں میں آپ کو نمایاں خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ آپ کو عین جوانی میں 1938ء میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی اور کماحقہ، اس کے تقاضے پورا فرماتے رہنے کی سعادت پائی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش رہی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں بھی تعلیم پائی۔ انڈین سول سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو ملکی اور بین الاقوامی نمایاں خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر، صوبائی سیکریٹری فنانس وایڈیشنل چیف سیکریٹری، مرکزی فائینس سیکریٹری، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور صدر پاکستان کے مشیر برائے اقتصادی امور کے طور پر آپ کو گرانقدر ملکی خدمات کی توفیق ملی۔ قریباً بارہ سال آپ نے ورلڈ بنک میں بطور ڈائریکٹر اور آئی ام ایف میں بطور ایگزیکٹو سیکریٹری بین الاقوامی سطح پر نمایاں خدمات کی توفیق پائی اور جماعت احمدیہ اور پاکستان کے لئے نیک نامی کا باعث ہوئے

ہم ممبران مجلس تحریک جدید اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ، آپ کے بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، آپ کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ محترم سید محمد احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بیگم مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم، مکرم ظاہر احمد سیال صاحب، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر جملہ افراد اور عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کے تمام افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیکریٹری مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ

امریکہ کی وفات پر مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کی قرار دادِ تعزیت

مجلس انصار اللہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے، قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ اور حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے داماد حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی المناک وفات پر گہرے دلی صدمہ اور رنج و غم کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بے لوث، مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے خلافت کے ساتھ سچی اور گہری دلی وابستگی آپ کے قول و عمل سے عیاں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین و آسمان کی خوش نصیبی عطا فرمائی۔ زمین پر آپ کی خوش نصیبی آپ کی ایک روایت سے خوب روشن ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے ذکر میں فرمایا کہ: "میری ساری عمر حضور کے التفات کے سایہ تلے گزری"

آسمان پر مقدر آپ کی خوش نصیبی کے لئے یہ شہادت کافی ہے کہ 1984ء کے مشکل حالات کے دوران حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آپ کی آواز میں "السلام علیکم" کا الہام ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی ولادت ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ اس طرح اب تک آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سب سے زیادہ عمر پانے والے مرد تھے۔ قادیان اور لاہور کے بعد آکسفورڈ میں اعلیٰ تعلیم کے بعد اپنے وطن میں خدمات کا آغاز کیا۔ ایک راستباز، دیندار خادم ملک و قوم کی حیثیت سے آپ ایک یادگار تاریخی مثال بنے۔ آپ کا زیادہ تر ذکر بطور عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات کے ہوتا ہے۔ پاکستان میں آپ ایڈیشنل چیف سیکریٹری صوبہ مغربی پاکستان، مرکزی فنانس سیکریٹری پھر ڈپٹی چیرمین پلاننگ کمیٹی اور صدر پاکستان کے مشیر اقتصادی امور رہے۔ 1974ء میں آپ ورلڈ بینک سے منسلک ہوگئے اور 1984ء تک اہم عالمی خدمات سرانجام دیں۔ آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر شامل ہوئے۔

جماعتی خدمت کے لحاظ سے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد کی زندگی سراً و علانیةً کے اعتبار سے نہایت قابل رشک تھی۔ جماعتی مفادات میں آپ متعدد کمیٹیوں کے ممبر اور سربراہ رہے۔ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں بیرونِ پاکستان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1986ء میں کمیٹی قائم کی تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو اس کا چیرمین ثانی مقرر فرمایا۔ یہ کمیٹی 1989ء تک قائم رہی۔ اسی سال آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ کا امیر مقرر فرمایا۔ تادم آخر آپ اسی منصب جلیلہ پر فائز تھے۔

آپ کا دورِ امارت امریکہ کی جماعتی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہے گا۔ آپ کے دور میں:۔

- بیت الرحمن جیسے عظیم الشان اور وسیع المقاصد خانہ خدا کے علاوہ درجنوں دیگر مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر
- MTA ارتھ سٹیشن کا قیام
- جاعتی ویب سائٹ کا قائم ہونا جس کے ذریعہ حضور کے خطبات و خطابات کے علاوہ بہت وسیع پیمانے پر دنیا بھر کو اہم معلومات کی فراہمی
- امریکہ کے جلسہ سالانہ کی نشریات کا MTA کے ذریعہ براہِ راست آغاز۔
- لنگر خانہ کے نظام کا امریکہ میں باقاعدہ اجراء۔
- اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے چار مرتبہ امریکہ کا دورہ فرمایا۔ یوں امریکہ کی جماعتی ترقیات کو مہمیز ملی یہاں تک کہ خصوصاً مالی قربانیوں میں ایک خاص مقام بہت جلد حاصل کرتے ہوئے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے میدانِ مسابقت میں اولیت حاصلکر لی۔

ان حالات میں حضرت صاحبزادہ مظفر احمد صاحب کی وفات ایک عظیم جماعتی، ملکی و ملی اور عالمی صدمہ ہے۔ مجلس انصار اللہ پاکستان اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، آپ کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ (جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں)، آپ کے بھائی صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، بہن صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ (بیگم محترم سید میر محمد احمد صاحب)، عزیز ظاہر احمد سیال و دیگر تمام اقرباء کے علاوہ عالمگیر جماعت خصوصاً جماعت امریکہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور آپ کے جاری کردہ تمام پروگراموں کو عظیم الشان رنگ میں پورا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں

اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ

صدر مجلس

بخدمت:۔

1۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔
2۔ حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ
3۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب
4۔ صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ
5۔ عزیز ظاہر احمد سیال صاحب
6۔ محترم و مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ۔
7۔ محترم ایڈیٹر صاحب الفضل انٹرنیشنل۔
8۔ محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔
9۔ جماعتی رسائل کے ایڈیٹرز۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرار داد تعزیت

بروفات

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی وفات پر گہرے رنج اور دلی دکھ کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت قمرالانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 28 فروری 1913ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ قادیان میں ابتدائی تعلیم وتربیت کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ 1933ء میں آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے پوتے تھے جو بیرون ملک حصول علم کے لئے تشریف لے گئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی پاکیزہ صحبت اور رفاقت بھی حاصل رہی۔

برطانیہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد وطن واپسی پر آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی۔ اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ اور میانوالی کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ صدر پاکستان جنرل ایوب خان صاحب نے آپ کو ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر کیا۔ صدر پاکستان خود اس کمیشن کے چیئرمین تھے۔ اس عہدہ پر کام کرتے ہوئے آپ نے پاکستان کا پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ تیار کیا جس کے تحت۔ تربیلا ڈیم۔ منگلا ڈیم اور ان سے نکلنے والی نہروں کے عظیم منصوبے شروع ہوئے۔

جنرل یحییٰ خان کے دورِ حکومت میں آپ صدرِ پاکستان کے اقتصادی مشیر کے طور پر کام کرتے رہے۔ یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر تھا۔ ۱۹۷۱/۷۲ کا وفاقی بجٹ بھی آپ نے پیش کیا۔ شعبہ اقتصادیات میں خصوصی مہارت اور گہرے تجربے کی بناء پر آپ کو بین الاقوامی مالیاتی اداروں میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ ڈائریکٹر ورلڈ بنک اور ایگزیکٹو سیکریٹری آئی۔ایم۔ ایف کے وقیع عہدوں پر کام کرتے رہے۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1978ء میں لندن میں ہونے والی کسر صلیب کانفرنس میں آپ نے اپنا مقالہ پیش فرمایا۔

1989ء میں آپ امیر جماعت احمدیہ امریکہ مقرر ہوئے اور وفات تک اس عہدہ جلیلہ پر کام کرتے رہے۔ آپ کے دورِ امارت میں جماعتِ احمدیہ امریکہ نے غیر معمولی ترقیات حاصل کیں۔ مرکزی بیت الذکر بیت الرحمان کی تعمیر دیگر بیوت الذکر ومشن ہاؤسز کی تعمیر انٹرنیٹ پر جماعتی ویب سائٹ۔ M.T.A ارتھ سٹیشن کا قیام۔ نمائش اور M.T.A سٹوڈیو۔ جلسہ سالانہ پر لنگر خانہ کا اجراء وغیرہ آپ کے نمایاں کارنامے ہیں۔ آپ کی عمدہ اور ٹھوس منصوبہ بندی کے باعث امریکہ مالی قربانی کے میدان میں صفِ اول کے ممالک میں شمار ہونے لگا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دامادی کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 26 دسمبر 1938ء کو صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کا نکاح آپ سے پڑھا۔ آپ کی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے مکرم ظاہر مصطفیٰ احمد ابن مکرم ناصر محمد سیال صاحب کو بیٹوں کیطرح پالا اور پروان چڑھایا۔

اپنے اخلاق حسنہ اور عظمت کردار کی بدولت آپ جہاں بھی رہے اپنے ماحول کی ہر دلعزیز شخصیت رہے۔ اعلیٰ ترین دنیوی عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود سادگی۔ قناعت اور انکسار آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو تھے۔ آپ ایک متقی۔ دعا گو۔ اور نافع الناس وجود تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کا تعلق آخر دم تک بڑی وفا کے ساتھ نبھاتے رہے۔

دینی اور دنیوی لحاظ سے بھر پور زندگی گذار کر مؤرخہ 22 جولائی 2002ء کو 89 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے مردوں میں اب تک سب سے لمبی عمر پانے والے وجود ہیں۔ مؤرخہ 30 جولائی 2002ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ آپ کے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ آپ کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادہ امتہ اللطیف صاحبہ۔ محترم ظاہر مصطفیٰ احمد صاحب اور جماعت احمدیہ امریکہ سے دلی تعزیت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے۔ آپ کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کو فیض کو جاری رکھے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں اراکین مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ

خاکسار زعیم اعلیٰ
انصاراللہ مقامی ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

T-192
25/7/2006

محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم امریکہ
معرفت مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی وفات حسرت آیات کی خبر دلی دکھ اور رنج کا باعث ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف دینی لحاظ سے ایک بلند مقام عطا فرمایا تھا بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی آپ نہائت اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے ہونے کا شرف آپ کو حاصل تھا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نہائت شاندار اور گرانقدر خدمات دینیہ کی توفیق عطاء فرمائی۔ آپ کے زمانہ امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ نہ صرف انتظامی لحاظ سے بلکہ تربیتی اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی ایک بلند مقام تک پہنچ گئی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ امریکہ کو اس معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ذاتی طور پر میرے امریکہ میں قیام کے دوران مشن اور جماعتی کاموں میں جس رنگ میں آپ نے خاکسار سے تعاون فرمایا۔ قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے وہ آپ کی بلندی اخلاق نظام جماعت کی اطاعت فرمانبرداری اور جماعتی اخوت ومحبت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا جزاھم اللہ احسن الجزاء

دنیوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا تھا نہ صرف پاکستان میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہوکر قومی ملی اور ملکی خدمات آپ کو سرانجام دینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی بلکہ عالمی شہرت کے حامل ماہر اقتصادیات ہونے کے ناطے بین الاقوامی طور پر بھی بلند عہدوں پر فائز رہتے ہوئے آپ کو انسانیت کی خدمت کی توفیق ملی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر خاکسار آپ سے اور دوسرے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ گہرہ صدمہ صبر وتحمل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ اور بلند مقام عطاء فرمائے۔

والسلام
خاکسار
[دستخط]
محمد صدیق شاہد
قائمقام وکیل التبشیر ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قراردادِ تعزیت برائے امیر صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ نیویارک کا یہ غیر معمولی اجلاس 26 جولائی 2002 کو بیت الظفر میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ نیویارک U.S.A بڑے حزن وملال اور گہرے رنج والم کے ساتھ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کرتی ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔ اور اہل خانہ، عزیزوں اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ آپ کی قابلیت کی وجہ سے پاکستان نے انہیں وزیر خزانہ اور مزید عہدوں پر مقرر کیا۔ آپ نے اپنے ملک کیلئے گراں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ایک دہائی سے زیادہ امیر جماعت کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی دوراندیشی اور فراست نے امریکہ کی جماعت کو اعلیٰ معیار پر لا کھڑا کیا۔

خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے خاص مصلحت سے دین کی خدمت کا ایک لمبے عرصہ تک موقع عطا فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یوں مخاطب ہوئے تھے:-

> ''اے جانے والے! خدا کی تجھ پر ہزاروں رحمتیں ہوں۔ تو عمر بھر اپنوں اور غیروں سب کیلئے ایک بے پایاں شفقت اور رحمت کا سایہ بن کر رہا۔ دیکھ میرا ہاتھ کانپ رہا ہے اور میری آنکھیں اشکبار ہیں۔ اور میرا دل تیری محبت کی یاد میں بے قابو ہوا جاتا ہے۔ اے اللہ رحم کر رحم۔ میرے مولا ہم کون؟ جو تیری قضا کے فیصلے کے سامنے کسی قسم کی چوں وچراء کریں۔ تو گواہ ہے کہ باوجود اس کی تمام تلخیوں کے ہم نے تیری تقدیر کو بانشرح صدر قبول کیا ہے لیکن میرے مولا تیرے در کا سوالی تجھ سے ایک بھیک مانگتا ہے۔ میرے ابا کا خاکی جسم تو ہم سے جدا ہو گیا۔ لیکن ان کی برکات ہمارے ساتھ رہنے دیجیو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم سے وہ کام لے جس سے تو راضی ہو جائے جو ہمارے باپ کی روح کیلئے تسکین کا موجب ہو''۔

یوں لگتا ہے کہ دل کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی اس دعا نے عرش کو ہلا دیا اور خدائے قادر نے واقعی اس وجود سے وہ کام لیا جس سے خدا راضی ہو گیا اور تادم آخر اپنی زندگی خدمت دین میں صرف کر ڈالی۔ اور اپنے باپ کی روح کو تسکین بخشی۔

سو آج ہم بھی اپنے محترم امیر کو رخصت کرتے وقت اسی قسم کے جذبات رکھتے ہیں۔ اور ان الفاظ سے ہم ان کو الوداع کہتے ہیں کہ

> ''اے جانے والے تو نے اپنے قول وفعل سے اپنے خدا کو راضی کیا اور اپنی شفقت اور محبت کو جماعت کے لئے وقف کر دیا۔ لہٰذا تیری یادوں کے پھول ہمارے دلوں میں کبھی بھی نہیں مرجھائیں گے اور وہ شفقتیں اور محبتیں جو ہمارے دلوں پر نقش ہو چکی ہیں کبھی مٹ نہیں سکیں گی۔ اور جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کبھی بھی تیری انتھک کوششوں کو جو اس کی ترقی کیلئے کیں کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی۔

تمہاری خوبیاں قائم　　　تمہاری نیکیاں باقی

اے جانے والے دیکھ... دوسری طرف رضوان یار تیرا استقبال پھولوں کے اس گلدستہ سے کرتا ہے

یا یتھا النفس المطمئنۃ ٥ ا رجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ ٥ فادخلی فی عبادی ٥ وا دخلی جنتی ٥

روزنامہ خبریں (2) 25 جولائی 2002ء

ایم ایم احمد انتقال کر گئے

واشنگٹن (نمائندہ خبریں) ماہر اقتصادیات ایم ایم احمد (مرزا مظفر احمد) پاکستانی وقت کے مطابق منگل کی صبح ساڑھے نو بجے امریکہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 89 برس سے زیادہ تھی۔ انہوں نے آکسفورڈ سے تعلیم حاصل کی۔ وہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ، مغربی پاکستان کے سیکرٹری خزانہ اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی رہے۔ وہ ایوب دور میں ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن اور یحیٰی خاں کے دور میں اکنامک ایڈوائزر رہے۔ بھٹو دور میں وہ عالمی بینک میں چلے گئے جہاں وہ سینئر وائس پریذیڈنٹ کے منصب پر فائز رہے۔ انہوں نے پاکستان کے ابتدائی دو عشروں میں ملکی اقتصادیات کی منصوبہ بندی کی۔ وہ ایک عرصے سے ریٹائرمنٹ کے بعد یو ٹالک میری لینڈ میں اپنے گھر میں زندگی گزار رہے تھے۔ وہ کچھ عرصے سے بیمار تھے۔ ان کی لاش تدفین کیلئے پاکستان لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں جہاں انہیں سپرد خاک کیا جائے گا۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (8) 24 جولائی 2002ء

سابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمشن ایم ایم احمد انتقال کر گئے

سٹیٹ بنک کے گورنر بھی رہے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے عہدیدار تھے

ان دنوں امریکہ میں مقیم تھے۔ آنجہانی غلام احمد قادیانی کے پوتے اور مرزا طاہر کے بھائی تھے

چناب نگر (نامہ نگار) سابق گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان، سابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمشن و مشیر اقتصادی امور صدر پاکستان ایم ایم احمد (مرزا مظفر احمد) طویل علالت کے بعد گذشتہ روز واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ ایم ایم احمد 1974ء میں ورلڈ بنک سے منسلک ہوئے اور بطور ڈائریکٹر ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو سیکرٹری خدمات بجالاتے رہے اور اسی عہدہ سے 1984ء میں ریٹائر ہو کر مستقلاً امریکہ میں مقیم ہو گئے اور تادم آخر جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر رہے۔ آنجہانی قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے، مرزا البشیر احمد ایم اے کے بڑے بیٹے اور سربراہ جماعت مرزا طاہر احمد کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کے پسماندگان میں صرف انکی بیوہ ہیں۔

روزنامہ آواز (4) 31 جولائی 2002ء

پلاننگ کمیشن کے سابق چیئرمین انتقال کر گئے

چناب نگر (نامہ نگار) جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے چچازاد بھائی عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات پاکستان پلاننگ کمیشن کے سابق ڈپٹی چیئرمین ورلڈ بنک کے سابق ڈائریکٹر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد المعروف ایم ایم احمد کو گزشتہ روز پاکستان بھر سے آئے ہوئے ہزاروں افراد کی موجودگی میں مقامی قبرستان (بہشتی مقبرہ) کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

روزنامہ دن لاہور (2) بدھ 31 جولائی 2002ء

ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر مرزا مظفر احمد کو قبرستان کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا

چناب نگر (نامہ نگار) منصوبہ بندی کمیشن کے سابق ڈپٹی چیئرمین اور ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر مرزا مظفر احمد کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں گزشتہ روز مقامی قبرستان کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا ہے مرحوم کی میت تدفین کے لئے امریکہ سے چناب نگر لائی گئی تھی جنازہ میں اندرون و بیرون ملک سے آئے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4) 31 جولائی 2002ء

ایم ایم احمد سپرد خاک

چناب نگر (نامہ نگار) ایم ایم احمد سابق ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمشن کی میت لاہور سے لائی گئی اور آخری دیدار کیلئے ریسٹ ہاؤس قصر خلافت میں رکھی گئی جہاں ملک بھر سے کثیر تعداد میں آنے والے قادیانیوں نے دیدار کیا قادیانی جماعت کے امیر نے ان کی آخری رسومات ادا کی جس کے بعد انہیں مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں ان کی والدہ سرور سلطان خانم کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

روزنامہ دن لاہور (2) جمعرات 25 جولائی 2002ء

مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا مظفر احمد واشنگٹن میں انتقال کر گئے

چناب نگر (نامہ نگار) مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا مظفر احمد جو اقتصادیات کی دنیا میں عالمی شہرت کے حامل تھے گزشتہ روز 89 سال کی عمر میں واشنگٹن میں انتقال کر گئے مرحوم مرزا طاہر احمد کے چچازاد بھائی تھے ذرائع کے مطابق متوفی کی تدفین جماعت احمدیہ کے مرکز (ربوہ) چناب نگر میں ہو گی۔

روزنامہ اساس (2) 29 جولائی 2002ء

عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات صاحبزادہ مرزا مظفر احمد انتقال کر گئے

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات سابق ڈائریکٹر ورلڈ بنک ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن پاکستان اور جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد المعروف ایم ایم احمد گزشتہ روز پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے صبح 89 سال کی عمر میں واشنگٹن میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایم ایم احمد بین الاقوامی اقتصادی اداروں میں قدر کی نگاہ سے پہچانے جاتے تھے۔ اور اعلی سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔